REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۶ شعبان ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۷/۱۲ — ۸ امان ۱۳۳۷ ہش — ۸ مارچ ۱۹۵۸ء — نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے

کنری ۶ مارچ۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہل بیت و خدام بشیر آباد سے بخیریت ناصر آباد پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

شام میں فوجی انقلاب برپا کرنے کی مبینہ سازش اور اس کی تفصیلات

دمشق میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کرنل جمال عبدالناصر کا انکشاف

قاہرہ ۷ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کرنل جمال عبدالناصر نے کل دمشق میں ایک بیان دیتے ہوئے مغربی طاقتوں اور سعودی عرب کی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ شام میں فوجی انقلاب برپا کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ تاکہ متحدہ عرب جمہوریہ میں شام کی شرکت کو ناکام بنایا جا سکے۔ کرنل ناصر نے یہ الزام عائد کرتے ہوئے براہ راست سعودی عرب کا نام نہیں لیا۔ بلکہ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض سے جاری ہونے والے تین چیکوں کے نمبر ظاہر کئے۔ ان چیکوں کے ذریعہ ۱۹ لاکھ پونڈ کی رقم عرب بنک میں شام کی فوجی خفیہ پولیس کے چیف کرنل عبدالحمید سراج کے نام جمع کرائی گئی تھی۔ تاکہ وہ اس رقم کے عوض شام میں فوجی انقلاب برپا کر سکیں۔ کرنل ناصر نے مزید انکشاف کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی افواج کے کمانڈر انچیف مارشل عامر کی زیر ہدایت بعض فوجی افسروں نے بیرونی طاقتوں سے رابطہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ ان طاقتوں نے انہیں ملک میں فوجی انقلاب برپا کرنے کی دعوت دی۔ اور ۱۹ لاکھ پونڈ کی رقم انہوں نے دمشق کے عرب بنک میں اس غرض کے لئے منتقل کر دی۔ کرنل ناصر نے کہا اب یہ رقم شام میں نئی صنعتیں قائم کرنے پر خرچ کی جائے گی۔ شام کی فوجی خفیہ پولیس کے چیف کرنل عبدالحمید سراج نے کل دمشق میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ شاہ سعود کے خسر اسد ابراہیم نے کرنل ناصر کو قتل کرنے اور متحدہ عرب جمہوریہ کو ناکام بنانے کے لئے بیس لاکھ پونڈ کی پیشکش کی تھی۔

مصر سے سفارتی تعلقات توڑ دینے کی دھمکی!

تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کی نشری تقریر

تونس ۷ مارچ۔ صدر بورقیبہ نے مصر کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر وہ جمہوریہ تونس کے متعلق اپنی پالیسی واضح نہیں کرے گا۔ تو مصر سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے۔ صدر بورقیبہ اپنی ہفتہ واری تقریر نشر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تونسی سفیر متعینہ قاہرہ کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ مصری حکام سے دریافت کرے۔ کہ انہوں نے ایک تونسی باشندہ کو جو صدر بورقیبہ کے خلاف صلاح بن یوسف کی سازش میں ملوث تھا۔ مصری پاسپورٹ کیوں دیا۔

گوشت میں مچھلی یا مرغی شامل نہیں

لاہور ۷ مارچ۔ مغربی پاکستان میں اشیائے خوراک پر کنٹرول سے متعلق ہنگامی قانون اور مغربی پاکستان اکانومی آف فوڈ آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۸ء کے تحت لفظ گوشت سے مراد جانوروں کا گوشت ہے جسے انسانی استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اور اس میں مچھلی یا مرغی وغیرہ شامل نہیں۔ مذکورہ احکام پر جن کا تعلق ۲۵ یا ۲۵ تاریخ کے ذبیحہ کے گوشت سے تو اضع پر پابندی لگاتے سے ہے۔ ۸ مارچ سے عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں یمن کی شمولیت

قاہرہ ۷ مارچ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ میں یمن کی شمولیت کے معاہدہ پر آج کسی وقت دستخط ہو جائیں گے۔

پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت

کراچی ۷ مارچ۔ ہندوستان نے پاکستانیوں پر ہندوستان جانے کے لئے ویزا کی جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ ان سے پاکستان کو ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے سے زیادہ کی مالیت کے زرمبادلہ کی بچت ہوئی ہے۔ ۱۹۵۷ء میں پاکستان سے ہندوستان جانے والوں کے لئے دو کروڑ ۲۳ لاکھ روپے کا زرمبادلہ جاری کرنا پڑا۔

کراچی میں ایسٹ پاکستان ہاؤس کا سنگ بنیاد

کراچی ۷ مارچ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون نے کل یہاں ایسٹ پاکستان ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس عمارت کا نام بنگلہ بھون رکھا گیا ہے۔ یہ ۱۱ منزلہ ہوگی۔ اور اس کے ۱۵۰ کمرے ہوں گے۔ اس عمارت میں کراچی آنے والے مشرقی پاکستانی رہیں گے۔ جن میں اسمبلی کے ممبر بھی شامل ہیں۔ یہ عمارت ۳ سال میں مکمل ہوگی۔ اور اس پر ۲۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے توقع ظاہر کی کہ ایسٹ پاکستان ہاؤس مشرقی پاکستان کے لوگوں سے ہمیشہ بھرا رہے گا۔ اور اس میں رہنے والے لوگ کراچی کی سیاسی و سماجی زندگی میں گھل مل جائیں گے۔

انڈونیشیا کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنیکا اعلان

جاکرتہ ۷ مارچ۔ انڈونیشیا کے نئے امریکی سفیر مسٹر ہوارڈ جونز نے یہاں اعلان کیا کہ امریکہ کا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ انڈونیشیا کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ انہوں نے اپنے عہدے کا کام سنبھالتے ہوئے کہا کہ امریکہ انڈونیشیا سے اچھے تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔

جنوبی کوریا میں کمیونسٹوں نے امریکی طیارہ گرا لیا

ادمن امبرتیس (جنوبی کوریا) ۷ مارچ کوریا کے غیر فوجی منطقے کے قریب امریکی فضائیہ کے دو جیٹ طیاروں میں سے ایک کو کمیونسٹوں نے گولی کا نشانہ بنا کر نیچے گرا لیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مارچ

منفی کام

ایک گروہ جو اپنے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیوا بتاتا ہے۔ ایک مدت سے یہ ثابت کرنے میں مصروف ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت ختم ہو چکی ہے۔ اور کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ مصلح موعود ہیں۔ یہ گروہ اس کام میں اس طرح منہمک ہے۔ کہ اس کو کسی بات کی سدھ بدھ نہیں رہی۔ شروع سے ہی یہ گروہ ٹریکٹوں اخبارات اور رسالوں وغیرہ کے ذریعہ اور بعض تقریروں کے ذریعہ ہی جہاد فی سبیل اللہ کر رہا ہے اس گروہ نے اس کام کو اس طرح اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ گویا مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہی اس لئے ہوئی تھی۔ کہ کسی طرح آپ کے اولوالعزم بیٹے کو خلیفۃ المسیح اور آپ کا جانشین نہ قرار دیا جائے۔ اور سارا زور اس بات پر لگا دیا جائے کہ اس کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق نہ بننے دیا جائے۔ الغرض اس گروہ کے نزدیک احیاء تجدید دین کے معنے صرف یہ رہ گئے ہیں کہ جو فتوحات دینی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حاصل کریں۔ ان پر پردے ڈالے جائیں۔ اس نور پر گرد اڑائی جائے۔ جو اس کے وجود سے دنیا میں پھیل رہا ہے۔

یہ عظیم الشان کام ہے جس کو سرانجام دینے کے لئے یہ گروہ کھڑا ہوا ہے۔ یہ گروہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم پہلے قرآن کریم سے ثابت کر چکے ہیں۔ یہ گروہ ہر وقت موجود رہا ہے۔ اس کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ بندگانِ حق کی مخالفت پر کھڑا ہوتا ہے اور منفی کام کرتا ہے۔ بندگانِ خدا جو خدا کے کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ گروہ منفی کام کے لئے کھڑا رہتا ہے۔ تاکہ ان اندھیروں کی گہرائیاں نظر آ جائیں۔ جن کو مٹانے کے لئے بندگانِ حق کھڑے ہوتے ہیں اس لئے بندہ حق اور ایسا گروہ لازم و ملزوم ہے۔ بریں وجہ کسی کو حیرت نہیں کہ خلافت المسیح الثانیہ کے شروع سے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت اس گروہ نے اپنے ذمہ لے لی۔ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شان معلوم ہوتی ہے اگر آپ حق پر کھڑے نہ ہوتے اگر آپ پسر موعود نہ ہوتے۔ اگر آپ نعوذ باللہ جھوٹے ہوتے تو ایسا شدید مخالف کبھی آپ کے خلاف کھڑا نہ ہوتا۔ دور جانے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ یہ گروہ خود اچھی طرح واقف ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کتنا زبردست محاذ بنایا گیا۔ اور اب تک کتنے مخالفت کے طوفان اٹھے ہیں۔ اور اٹھ رہے ہیں۔ لیکن کیا وہ پیغام جو دنیا میں آپ لائے دنیا میں پھیلنے سے رک گیا ہے۔

یہ بھی جانے دو کیا تمہاری مخالفت کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفہ نہیں رہے؟ کیا لاکھوں انسان آپ کو مصلح موعود ماننے سے رک گئے ہیں۔ کیا تمہاری تہذیب سے تہی باتوں سے آپ کی تکریم و تعظیم میں کوئی فرق آ گیا ہے۔ کیا تمہارے سفلہ پن سے حضور کو "خلافت مآب" لکھنا حضور کی شان خلافت میں ذرا سا بھی رخنہ پیدا کر سکا ہے؟

یوں تو پیغام صلح کا کوئی پرچہ نہیں جس میں احیاء و تجدید دین کی یہ منفی جدوجہد نہیں کی جاتی۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ لیکن حال ہی میں جماعت احمدیہ نے جو یوم مصلح موعود منایا ہے۔ اور الفضل نے مصلح موعود نمبر نکالا ہے۔ اس نے اس گروہ کو حسد کی آگ میں اور بھی بھسم کر کے رکھ دیا ہے۔ چنانچہ پیغام صلح میں دل کے پھپھولے توڑنے کی ایک مہم از سر نو جاری کر دی گئی ہے۔ اور وہی پرانی باتیں پھر دہرانے کی کوشش کی ہے۔ جن کا جواب بار بار دیا جا چکا ہے۔

اگر ان لوگوں کے دل صاف ہوتے۔ اور وہ تلاش حق کا جذبہ رکھتے تو یقیناً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ بصیرت افروز تقریر جو مصلح موعود نمبر میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں اپنی دسیسہ کاریوں کا جواب ان کو نظر آ جاتا۔ لیکن مخالفین بندگانِ حق کا مغالطہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جھوٹ بولتے جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ سچائی نظر آنے لگے۔ یہ محض مغالطہ ہے جو انہیں لگتا ہے ورنہ جھوٹ خواہ ساری زندگی بلکہ قیامت تک کوئی بولتا چلا جائے۔ جھوٹ ہی رہتا ہے۔ اور سعید روحیں اس سے کبھی گمراہ نہیں ہوتیں۔ اور ان کی حق بین نگاہیں جھوٹ کے دبیز پردوں کو چیر کر سچائی کی روشنی کو دیکھ لیتی ہیں۔

پیغام صلح نے اپنے اداریہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۶ء میں "میاں صاحب کا دعوےٰ مصلح موعود" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

" ویسے تو میاں صاحب کو ان کے مریدین شروع ہی سے مصلح موعود بناتے چلے آئے ہیں۔ اگرچہ میاں صاحب کا رویہ اقرار و انکار کے بین بین رہا ہے"
(پیغام صلح ۲۶ فروری ۱۹۵۶ء)

یہ کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ پرانا ہے۔ اور اس کا جواب کئی بار دیا جا چکا ہے۔ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی متذکرہ بالا تقریر میں اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

" غرض خدا تعالیٰ نے ایسے غیب سے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہماری جماعت آپ ہی آپ مختلف ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی کہ میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ یہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی! کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور چونکہ اکثر علامات جو اس بیٹے کی بتائی گئی تھیں۔ وہ سالہا سال سے پوری ہو رہی تھیں۔ اس لئے جماعت ہمیشہ مجھے یہ کہتی تھی کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں۔ مگر میں نے اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اور میں نے کہا جب تک خدا مجھے آپ یہ اطلاع نہ دے کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اس وقت تک میرا اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر دعوےٰ کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت ایک لمبے عرصہ تک رہی۔ یہاں تک کہ اس سال کے شروع میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا۔ اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی۔ میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا۔ اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ خصوصاً مغربی ممالک جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو قائم کرے گا۔ اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا۔ تب جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے دی۔ میں نے اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہو گی"
(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۶ء)

کج نگاہی کی تو کوئی حد نہیں لیکن جو سعید روح ان الفاظ کو پڑھے گی وہ حقیقت کو جان لے گی۔ اور سمجھ لے گی۔ کہ اگرچہ حضور کے کارناموں سے نظر آ رہا تھا۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ اور دیکھنے والے ان نشانات سے آپ کی ذات کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اور ان سے بھی زیادہ خود حضور ان نشانات سے حقیقت کی طرف دیکھ رہے تھے۔

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

اسلام کی صداقت کا ایک نشان

پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

۱۸۷۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ کی پہلی جلد کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ تاریک زمانہ تھا جبکہ عیسائی پادریوں کی زبان اور قلم لیل و نہار اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف زہر اگل رہی تھی۔ ہزارہا صفحات اسلام کے خلاف حملوں میں سیاہ کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کے جذبات و احساسات سے کھیلا گیا اور ان کے قلوب کو مجروح کیا گیا۔ پادریوں کی زبان درازی کو دیکھ کر آریہ سماج کے مختلف سرکردہ اشخاص نے بھی اسلام، قرآن کریم اور الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز اور گندہ لٹریچر شائع کرنا شروع کر دیا۔

اس مذہبی جنگ و جدال کے دوران میں صرف ایک ہی شخص مرد میدان اور بطلِ اسلام ثابت ہوا۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی شخصیتِ عظیمہ تھی۔ آپ نے اپنی تصنیف براہین احمدیہ میں مذاہب مختلفہ کی طرف سے اسلام کے خلاف اعتراضات اور انتقادات کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ کی اس عظیم الشان تصنیف نے مسلمانوں کے ہر طبقہ سے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ "شیخ الاسلام" کہلانے والے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ذیل کے الفاظ میں یہ اعتراف کرنا پڑا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعلّ اللّٰہ یحدث بعد ذٰلک امراً"

اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶)

(۲)

براہین احمدیہ فضائل اسلام کے اظہار کے لئے تحریر کی گئی تھی۔ اور اس کتاب میں علم کلام کی رو سے صدق اسلام پر براہین اور دلائل تیرہ درج کئے جا رہے تھے جس سے ایک طرف تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرت اور شادمانی کی کیفیت تھی اور دوسری طرف آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے اس کتاب کی تکذیب کے لئے استہزاء اور تمسخر کا رنگ اختیار کیا۔ چنانچہ ایک شخص لیکھرام نامی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خط و کتابت شروع کر دی۔ اس شخص کی خط و کتابت سے ہی اس کے کردار اور اخلاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ ایک محقق آدمی کا انداز گفتگو اور تحریر ہمیشہ ہی علمی اور ٹھوس دلائل پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی متعصب ہو مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ اس نے استہزاء کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے یہاں تک ایک خط میں تحریر کر دیا۔

"اچھا آسمانی نشان تو دکھاویں اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔"

اس خط کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے ایک طویل خط لیکھرام کے نام رقم فرمایا جس میں حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کی زبان بدزبانی سے رکتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں۔ گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بے باکوں کو تنبیہہ کر سکتا ہے۔"

یہ خط و کتابت کافی طول پکڑ گئی۔ لیکھرام کا اصرار یہی تھا کہ نشان دکھاؤ اور مجھے آپ کی پیشگوئیوں، الہامات و کشوف سے کوئی خوف و خدشہ نہیں ہے اور مجھے کسی قسم کا ہرگز گزند نہیں پہنچ سکتا۔ چونکہ لیکھرام بڑے تکرار سے یہ مطالبہ کر رہا تھا کہ مجھ پر کسی قسم کے عذاب کی مقررہ میعاد کے ساتھ پیشگوئی کا بھی انکشاف کیا جائے۔ اس پر حضرت اقدسؑ کو خاص توجہ اور ابتہال کے بعد معلوم ہوا کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے عرصہ چھ سال میں لیکھرام ایک خطرناک گرفت میں مبتلا ہو گا۔ جو نتیجۃً موت کا باعث ہو گی۔ نیز حضورؑ کو الہام ہوا:۔

"عجلٌ جسدٌ لہٗ خوارٌ۔ لہٗ نصبٌ وعذابٌ"

یعنی لیکھرام گویا گوسالہ سامری کی قسم کا ایک بچھڑا ہے جو لغو باتیں کر کے شور مچا رہا ہے۔ اس کے لئے انتہائی دکھ اور عذاب نازل ہو گا۔"

اس الہامی خبر کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا:۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے یہ میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے۔"

عبارت بالا کا لفظ لفظ اور اندازِ بیان اس امر کو واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے متعلق الہامی خبر پر یقین تام تھا۔ آپ اپنے متعلق یہ بھی تحریر فرما رہے ہیں کہ اگر میں اس پیشگوئی میں جھوٹا (نعوذ باللہ) نکلا تو مجھے ہر قسم کی سزا دیدو اور اپنے آپ کو خوش کر لو۔ اس اشتہار کی اشاعت کثرت سے کی گئی۔ نیز حضورؑ نے اپنی مشہور تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں لیکھرام کے متعلق یہ اشعار تحریر فرمائے:۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

(۳)

چونکہ لیکھرام اپنے آپ کو آریہ سماج کا لیڈر سمجھتا تھا اور یہ فرقہ شدھی کا زبردست حامی تھا۔ اس فرقے کے لوگوں نے مسلمانوں کی عام اخلاقی اور مذہبی دگرگوں حالت کو دیکھ کر اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہوا تھا کہ مسلمانوں کو مرتد کیا جائے۔ اس غرض کے لئے آریہ سماج کے امراء اور مخیر اشخاص نے دل کھول کر چندے دیئے۔ نیز اس فرقہ کے مذہبی اور سرکردہ اشخاص اسلام اور الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لغو اعتراضات کرنے میں انتہائی زبان دراز اور بے باک تھے۔

اس لئے بانی احمدیت کی مندرجہ بالا پیشگوئی عوام و خواص کے لئے جاذب توجہ ہوگئی ابھی اس پیشگوئی کی اشاعت پر دو ماہ بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دوسری الہامی پیشگوئی خدا تعالےٰ سے علم پاکر شائع فرمادی جو یہ ہے

آج ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق
۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ
ہے صبح کے وقت تھوڑی
سی غنودگی کی حالت میں
میں نے دیکھا کہ میں ایک
وسیع مکان میں بیٹھا ہوا
ہوں اور چند دوست بھی میرے
پاس موجود ہیں۔ اتنے میں
ایک شخص قوی ہیکل مہیب
شکل گویا اس کے چہرہ سے
خون ٹپکتا ہے میرے سامنے
آکر کھڑا ہوگیا۔ میں نے
نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے
معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی
خلقت اور شمائل کا شخص
ہے۔ گویا انسان نہیں ملائک
شداد غلاظ میں سے ہے
اور اس کی ہیبت دلوں
پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا
ہی تھا کہ اس نے مجھ سے
پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے"
اور ایک اور شخص کا نام
لیا کہ وہ کہاں ہے تب میں
نے اس وقت سمجھا کہ یہ
شخص لیکھرام اور اس دوسرے
شخص کی سزا دہی کے لئے
مامور کیا گیا ہے۔ مجھے معلوم
نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص
کون ہے"
(برکات الدعاء)

اسی سلسلہ میں حضور نے ایک اور پیشگوئی شائع فرمادی۔ جس میں واقعہ قتل کے وقت کو بھی قدرے ظاہر کیا گیا تھا اس پیشگوئی کا الہامی فقرہ نظم کی صورت میں یوں ہے۔

وبشّرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

(۴)

ان جملہ مذکورہ پیشگوئیوں کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ کو لیکھرام کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی اور یہ بھی کہ یہ عبرتناک واقعہ چھ سال کے عرصہ میں ہوگا۔ نیز یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ عید کے ساتھ کے دن میں ہوگا۔ اور اس کا انجام وہی ہوگا جو گوسالہ سامری سے کیا گیا۔ یعنی جلاکر وہ دریا میں ڈال دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے لیکھرام کی ہلاکت کے لئے ایک ایسا شخص مقرر کیا گیا ہے جس کی نظروں سے غیظ و غضب کی وجہ سے خون ٹپکتا تھا۔ اور سب سے آخر اور اہم امر کہ چونکہ یہ شخص بانی اسلام رحمۃ للعالمین کا بدترین دشمن تھا۔ اس لئے وہ بران محمد کا نشانہ ہوگا۔

اس پیشگوئی کا ملک میں عام چرچا تھا۔ انتظار کی گھڑی سے ہر لوگ زبان مختلف خیالات سے رطب اللسان تھی ایک سال گذر گیا دوسرا گذر گیا۔ آخر پانچ سال گذر گئے۔ معاندین اسلام اس عظیم الشان آسمانی اور ربانی پیشگوئی کی تضحیک کررہے تھے کہ آخر غیرت خداوندی نے جوش مارا وہ وقت آپہنچا جس میں اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت احمد الموعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقت اسلام پر ایمان افروز نشان ظاہر ہونا تھا۔ ایک شخص لیکھرام کے پاس آتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں ہندو ہونا چاہتا ہوں۔ لیکھرام نے اس خبر اور اس شخص کا وسیع پیمانہ پر پرچار کیا اس کو اپنے گھر رکھا۔ چنانچہ اس خوشی کی تقریب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کا دن مقرر کیا گیا۔ کیونکہ یہ پہلی شدھی تھی اس لئے اس کے متعلق خاص اور جاذب پروگرام تیار کیا گیا۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھے کام کررہے تھے کہ تھکان کی وجہ سے انگڑائی لی۔ اس شخص نے جو ہندو ہونا چاہتا تھا۔ اس نے ایک خنجر لیکھرام کے پیٹ میں مارا اور لیکھرام "عجل جسد لہ خوار" کا منظر پیش کرنے لگے۔ انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ چیخ و پکار سے محلہ میں ماتم بپا ہوگیا۔ لیکھرام کو آناً فاناً میو ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر پیری نے ان کا اپریشن کیا مگر لیکھرام اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگیا۔ ربانی پیشگوئی کا ہر جگہ چرچا ہونے لگا۔ اخبارات نے مخالف و موافق تاثرات بیان کئے۔ ہندوؤں نے قاتل کا سراغ لگانے کا مطالبہ کیا۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی بھی تلاشی ہوئی۔ پولیس نے تلاشی لیتے وقت انتہائی باریک بینی سے کام لیا۔ ہندوؤں کی طرف سے لیکھرام کے قتل کے بعد لاہور میں خصوصاً مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا۔

(۵)

چونکہ آریہ سماج کے قلوب میں انتقام کا جذبہ سلگ رہا تھا۔ اور قاتل کو پکڑنے کا اصرار تھا۔ گورنمنٹ نے ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس قاتل کا سراغ لگانے کے لئے ہر قسم کے عملی اور فنی ذرائع استعمال کئے۔ مگر لیکھرام کا قاتل کون تھا؟ اور کہاں تھا؟ اور یہ قتل کیوں ہوا۔ سہ

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسے پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہو
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی سزا یہی ہے
(درثمین)

یہ رپورٹ گورنمنٹ کو پیش کردی گئی کہ نہ تو کوئی سازش ہے اور نہ ہی منصوبہ واقعہ قتل کے بعد ایک اور حجت حضور نے آریہ سماج کے سامنے یوں فرمائی۔

آپ نے ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء ایک اشتہار "لیکھرام کے متعلق آریوں کے خیالات" شائع فرمایا۔ جس میں آپ نے فیصلہ کن عبارت یہ تحریر فرمائی:۔

"میں ایک نیک صلاح دیتا
ہوں کہ جس سے یہ سارا
قصہ فیصلہ ہوجائے
اور وہ یہ ہے ایک ایسا
شخص میرے سامنے قسم
کھاوے جس کے الفاظ یہ
ہوں کہ میں یقیناً جانتا
ہوں کہ یہ شخص سازش
قتل میں شریک یا اس کے
حکم سے واقعہ قتل ہوا
ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے
تو اے قادر خدا ایک برس
کے اندر مجھ پر وہ عذاب
نازل کر جو ہیبت ناک عذاب
ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں
سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے
منصوبوں کا اس میں کچھ دخل
متصور ہوسکے۔ پس اگر یہ
شخص ایک برس تک میری
بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم
ہوں اور اس سزا کے لائق
جو ایک قاتل کے لئے ہونی
چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر
کلیجہ والا آریہ ہے جو اس
طور سے تمام دنیا کو شبہات
سے چھڑا دے تو اس طریق
کو اختیار کرے۔ یہ
طریق نہایت سادہ اور
راستی کا فیصلہ ہے"

الغرض حضرت بانی احمدیت نے ہر طرح سے حجت پوری فرمائی۔ اور یہ نشان آپ کے ذریعہ ایسی آب و تاب سے ظاہر ہوا کہ جو کئی سعید روحوں کے لئے ایمان کا باعث ہوا اور معاندین اسلام کے لئے باعث عبرت وفی ذالک عبرۃ وتذکرۃ لمن لہ عینان۔

دعائے مغفرت

محترم چوہدری خدا بخش صاحب خطیب جماعت احمدیہ بڈھال۔ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۱/۲/۵۸ء بروز جمعہ بوقت دوپہر وفات پا گئے ہیں۔ آپ جماعت کے لئے بہت قیمتی وجود تھے۔ احباب کرام ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ آمین

پیشگوئی مصلح موعود اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ واریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر مصلح موعود کے متعلق جو پیشگوئیاں ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمائیں۔ ان میں ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ وہ

"زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔

آج ہم چشم خود اس پیشگوئی کو سیدنا محمود ایدہ الودود کے وجود باوجود میں اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو پوری آب و تاب کے ساتھ معرض وجود میں لانے کی سعادت حاصل کریں۔ تو ہم پر لازم ہے کہ تحریک جدید کے نظام کے ماتحت آنجائیں اور اپنے اموال حضرت مصلح موعود کے حضور پیش کردیں تا اس فتح نصیب جرنیل کی زیر قیادت دنیا کی دیگر اقوام بھی روحانی اور اخلاقی برکتوں سے مالا مال ہوں (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غیر مبائعین

(۲)

(از مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب کوئٹہ)

پھر یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو درجہ نبوت ملا ہے۔ منصب نبوت نہیں ملا اس لئے آپ حقیقی نبی نہیں ہو سکتے اوّلاً یہ استدلال بھی پہلے استدلال کی طرح سراسر بے بنیاد اور غلط ہے۔ لیکن اگر اس کو معیار حقیقت بھی سمجھا جائے تب بھی حضرت اقدسؑ کی نبوت واضح ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے اور یہ تمام برکات محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔" (حقیقۃ الوحی)

اس جگہ حضورؑ نے منصب نبوت کا صاف ذکر کیا ہے۔ پھر حضورؑ فرماتے ہیں:-

"ضرور یاد رکھو کہ اس امت سے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔"

کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ اس امت میں حقیقی نبوت کا انعام مل سکتا ہے۔ وہ انعام جس کے ذریعے سے پہلے انبیاء نبی کہلائے۔ اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کو بھی نبی کا نام دیا گیا تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا:-

"نبی کہلاتے رہے۔"

رہا یہ سوال کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میرا نام مجازی طور پر نبی رکھا حقیقی معنوں میں نہیں لہٰذا حضور حقیقی نبی نہیں ہو سکتے . . . . تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی لفظ مجازی اور حقیقی کی تشریح فرما دی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "خدا کے الہام میں اس جگہ حقیقی معنے مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔" (سراج منیر صفحہ ۳)

(۲) "وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔"

اس سے صاف عیاں ہے کہ حضور کے نزدیک صاحب شریعت نبی حقیقی ہے اور غیر تشریعی نبی مجازی۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں

"یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اس نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو۔۔۔۔ اور اگر نبی کے یہ معنے ہیں کہ اس پر شریعت نازل ہو یعنی وہ نئی شریعت لانے والا ہو تو یہ معنے حضرت عیسےٰؑ پر صادق نہیں آئیں گے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام حقیقی نبی بمعنی صاحب شریعت جدید کے نہیں ہیں مگر آپ حقیقی نبی ہیں۔ اب اگر حضرت اقدسؑ حقیقی نبی نہیں ہیں تو محض ان معنوں میں نہیں ہیں جن معنوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام حقیقی نبی نہیں ہیں اور جن معنوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام حقیقی طور پر نبی ہیں انہی معنوں سے اور بلا کسی شک وشبہ کے حضرت بھی حقیقی نبی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور کی مندرجہ ذیل تحریر بھی ملاحظہ ہو:-

"میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالےٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کردوں یا کیونکر اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اسی نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

اس تحریر کے پڑھنے کے بعد کس طرح اس شبہ کی گنجائش رہ سکتی ہے کہ حضور نبی نہیں تھے۔ مقام غور ہے کہ اگر حضرت اقدس اس واضح تحریر کے باوجود حقیقی نبی ثابت نہیں ہوتے یا حضور کی وحی وحیٔ نبوت ثابت نہیں ہوتی یا ہمارے غیر مبائعین دوستوں کے عقیدہ کے مطابق آپ صرف محدث یا گوشہ نشین زاہد ثابت ہوتے ہیں۔ تو پھر ہم اس سے زیادہ واضح کیا تحریر حضورؑ کی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر حضور صرف محدث تھے تو آپ فرما سکتے تھے کہ "وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ، حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" مگر آپ اپنی وحی کو انبیائے سابقین کی وحی سے تشبیہ دیتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کی وحی وحیٔ نبوت ہے اور جس کی وحی نبوت کی وحی ہوتی ہے وہ یقیناً حقیقی نبی ہوگا۔

جب حضرت اقدس نے اپنی نبوت کو بطور حقیقی قرار دیا ہے تو دوسرے کو کیا حق ہے کہ وہ تاویل کرے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصل بات یہ ہے کہ نبی برحق کی حقانیت کے لئے ایمان لانے والوں کی کثرت شرط نہیں۔ ہاں دلائل قاطعہ سے اتمام حجت شرط ہے۔ پس اس جگہ منہاج نبوت کی رو سے اتمام حجت ہو چکا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسی طرح حضورؑ یہ بھی فرماتے ہیں:-

"دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔"

اب سوچنے والے سوچ سکتے ہیں کہ اگر حضرت اقدس کو حقیقی نبی تسلیم نہ کیا جائے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسر شان لازم آتی ہے۔

اس قدر واضح اور روشن تحریروں کے باوجود یہ کہہ دینا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں ہیں۔ کس قدر ہٹ دھرمی ہے۔

نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ عزیزہ امۃ المالک صاحبہ بنت پیر صلاح الدین صاحب اے۔ ڈی۔ ایم منٹگمری نے سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے سالانہ تقریری مقابلے میں تمام سکولوں میں اوّل آکر مبلغ سو روپے کا انعام حاصل کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

جماعت اسلامی پر تبصرہ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جو تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر فرمائی تھی وہ طبع ہو گئی ہے۔ جماعت اسلامی کے متعلق بڑی مفید چیز ہے۔ احباب جماعت طلب فرمائیں قیمت ایک آنہ فی کاپی ہے۔ اگر بذریعہ رجسٹری منگوانی ہو تو چار آنے رجسٹری کے بھی ارسال فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محترم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ کو بتاریخ ۸ فروری ۵۸ء شب جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے نومولود کا نام ہشام قمر تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو عمر دراز عطا کرتے ہوئے اسے نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

جمیل الرحمٰن رفیق (بی۔ ایس۔ سی) ربوہ

غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام کا واحد ذریعہ صرف تحریک جدید ہی ہے

فرمایا:۔

"دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہمارے پاس تحریک جدید ہی ہے۔ مَیں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں۔ کہ وہ اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کریں اور دینی تعلیم حاصل کر کے اس قابل بنیں کہ ان کو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کیلئے بھیجا جا سکے۔"

مَیں جماعت کو تحریک کرتا ہوں۔ اگر ہمارے مبلغ بڑھتے گئے۔ اور ہماری مسجدیں بڑھتی گئیں تو ہمارا خرچ بھی بڑھتا چلا جائے گا۔"

تحریک جدید کے اخراجات بڑھنا لازمی امر ہے۔ جیسا کہ فرمایا "کئی ایک غیر ملکی یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ امریکہ، جرمنی، کویت، فلپائن، آسٹریلیا اور بھارت کے ایک درجن نوجوانوں کی درخواستیں آچکی ہیں۔ کہ ان کی دینی تعلیم کا ربوہ میں انتظام کیا جائے۔ اگر وہ نوجوان آگئے تو بہر حال جماعت کا خرچ بڑھ جائے گا۔ نیز اور بہت اہم جگہوں پر نئے مشن کھولنے ہیں۔ جس کے لئے مالی قربانیوں میں قدم اور آگے بڑھانا ہوگا۔

پہلے پانچ ماہ میں یعنی ۳۱ مارچ تک روپیہ جمع ہو جائے

"رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ انسان نوافل کے ذریعے ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ نوافل انسان اپنی مرضی سے ادا کرتا ہے اور فرض حکم کے ماتحت ادا کرتا ہے۔"

"ابھی ہماری شوریٰ کے آنے میں جس میں نئے سال کا بجٹ تحریک جدید تیار ہوتا ہے پانچ ماہ باقی ہیں۔ یعنی (۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء تحریک جدید کا بجٹ تیار ہوتا ہے) پانچ ماہ تک یہ چندہ جمع کرتے چلے جائیں۔"

"اس کی تحریک دوستوں کو بار بار کریں۔ تاکہ پانچ ماہ کے بعد اس کا اِس سال کا چندہ پچھلے سال کے چندے سے بھی زیادہ ہو جائے۔"

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے یورپ میں مساجد بنا سکیں۔ افریقہ اور انڈونیشیا میں بھی اور اپنے مبلغ بڑھا سکیں۔"

"پس یہی ذریعہ ہماری کامیابی کا ہے۔ اس وقت غیر قوموں پر اگر کوئی فضیلت حاصل ہے تو یہی ہے کہ ہمارے مبلغ غیر ممالک میں پائے جاتے ہیں اور ان کے نہیں پائے جاتے۔"

"زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور اپنی زندگی کو اتنا سادہ بنائے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو۔ اور تمام وعدے پہلے چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔ شہری اور زمیندار جماعتوں کے عہدہ داران یعنی سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری مال، خدام الاحمدیہ اور مقامی بارسوخ اور باثروت احباب سے درخواست ہے کہ ان کے وعدے ۳۱ مارچ تک یا مجلس مشاورت سے پہلے سو فیصدی پورے ہو جائیں یا ان کا بہت بڑا حصہ ادا ہو جائے۔ تا اکثر احباب "سابقون الاولون" کے ثواب کے بھی حقدار بن جائیں۔"

اللہ تعالیٰ یقیناً اس شخص کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت طاقتور اور غالب ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ایک امریکن احمدی لڑکے کا عقیقہ اور درخواست دُعا

ایک امریکن دوست مکرم مسٹر بشیر الدین صاحب نے اپنے لڑکے کا عقیقہ ربوہ میں کروائے جانے کے لئے رقم ارسال فرمائی۔ جس کے دو جانور ذبح کر کے گوشت بزرگوں اور احباب کے گھروں میں بھیجا یا گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نولود کو صحت والی عمر عطا فرما کر نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار مرزا اعظم بیگ۔ افسر لنگر خانہ)

بجٹ انصار اللہ کے متعلق زعماء انصار اللہ سے التماس

تمام مجالس انصار اللہ کو فارم بجٹ ایکساہ ہوا اور سال کئے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کئی مجالس کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر نہیں آئے۔ مالی سال رواں کا ڈیڑھ سال گذر چکا ہے۔ تمام زعماء صاحبان انصار اللہ سے التماس ہے کہ بجٹ فارم جلد از جلد مکمل کر کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں تا ان کا بجٹ تشخیص کیا جا سکے۔ امید ہے کہ مجالس خاص توجہ اس طرف مبذول فرمائیں گی۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاءُ

شیخ عبد المجید صاحب ولد شیخ عبد الرب صاحب مرحوم برادر مکرم شیخ عبد القادر صاحب کالونی فلور ملز لائلپور کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمادیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے بھائی شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد تقریباً دو ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں دوستوں اور درویشان قادیان سے استدعا ہے کہ صحت اور درازی عمر کی دعا فرمادیں۔

(محمد صدیق ایجنٹ اخبار الفضل حافظ آباد)

۲۔ میری بیوی مریم بیگم عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے اور لاہور میں زیر علاج ہے۔ برادران اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ شفا کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد شفیع نوشہروی) دار الرحمت ربوہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے مقبوضہ کشمیر میں بیمار چلی آرہی ہیں۔ اسی وجہ سے خاکسار ذہنی پریشانی میں مبتلا رہتا ہے اور صحت خراب رہتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدہ محترمہ کو شفائے کامل عطا کرے۔

(مختیار احمد بٹ کاشمیری مظفر آباد آزاد کشمیر)

۴۔ میں کچھ عرصہ سے متواتر بیمار چلا آرہا ہوں۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں کی سرانجام دہی میں روک پیدا ہوتی ہے۔ بزرگان جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (احسان اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نرائن گنج)

۵۔ میرا بھائی مجاہد یہ عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار شدید طور پر بیمار ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔

(سید انور گیلانی ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

۶۔ عاجز کے تین بچے مختلف جماعتوں کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد عبد اللہ باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ)

۷۔ بندہ عرصہ تین چار سال سے مسلسل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ خصوصاً مالی تنگی میں اور میری اہلیہ عرصہ دو ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ نیز میرے والد صاحب چند مقدمات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد السمیع پہاڑنگی)

۸۔ میرا بھائی محمود امسال اپریل میں یونیورسٹی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (ملک بشیر احمد نوشہرہ ککے زئیاں)

۹۔ میرے والد غلام حیدر صاحب عرصہ سے بوجہ ضیق النفس بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد رفیع سندھو رکن پور ضلع گوجرانوالہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۱۱ :- میں عقیل بن عبد القادر ولد ابو الفتح محمد عبد القادر قوم سید پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن حال حیدر آباد شہر ضلع حیدر آباد (سندھ) مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ماہوار آمد ۶۷۵/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۸/۱/۵۸

العبد :- موصی عقیل بن عبد القادر ۲۸/۱/۵۸ گواہ شد :- برکات احمد ڈپٹی سکرٹری مال حیدر آباد ملت شو کمپنی شوز مارکیٹ حیدر آباد گواہ شد :- مرزا مبارک احمد سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ ملت شو کمپنی۔ شوز مارکیٹ حیدر آباد ۲۸/۱/۵۸

نمبر ۱۴۸۱۷ :- میں احمد دین حوالدار ولد الٰہی بخش قوم جٹ تقابل پیشہ زمینداری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک الف ۸۴/۴ ڈاکخانہ چک ۸۴/۴ ضلع بہاولپور مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے :- I - اراضی چاہی قصبہ ایک ایکڑ ہے۔ اور بارانی رقبہ ساڑھے چار ایکڑ ہے کل جائداد ساڑھے پانچ ایکڑ واقع بمقام نوں پنڈ تقابل وال دار دگر نیدھا تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ ہے۔ قیمت مبلغ ساڑھے پانچ ہزار ہے۔ II - اراضی نہری رقبہ چھ ایکڑ حال واقعہ چک الف ۸۴/۴ تحصیل حاصل پور ضلع بہاول پور میں ہے جس کی قیمت بشرح مبلغ تین ہزار روپے ہے کل میزان ۸۵۰۰/۰ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری پنشن مبلغ ۲۹/۱ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور میری وقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط احمد دین حوالدار

العبد :- احمد دین حوالدار چک الف ۸۴/۴ بہاولپور۔ گواہ شد :- سیکرٹری مال دلاور حسین مغل چک الف ۸۴/۴ گواہ شد :- چوہدری غلام حسین گوندل چک الف ۸۴/۴ بقلم خود۔ گواہ شد :- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۸۱۹ میں ماسٹر ظہور احمد عاصم ولد میاں اللہ بخش صاحب قوم سہیل پیشہ مدرس عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۱۲۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

المرقوم العبد :- ماسٹر ظہور احمد عاصم ڈرائنگ ماسٹر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول ربوہ بقلم خود ۹/۲/۵۸ گواہ شد :- خاکسار ضیاء الدین ارشد صدر محلہ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد :- محمد ابراہیم مدرس ہائی سکول ربوہ

گیارہ سالہ لڑکے نے دو بچوں کو ہلاک کر دیا

نیویارک ۶ مارچ ایک گیارہ سالہ امریکی لڑکے جارج جونز نے پولیس کے روبرو اقرار کر لیا کہ وہ اب تک دو کمسن بچوں کو دریائے ہڈسن میں دھکیل کر ہلاک کر چکا ہے

اس گھناونے جرم کا انکشاف اس وقت ہوا۔ جب جارج ایک سات سالہ بچے کے ڈوبنے کے متعلق پولیس کو معلومات فراہم کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ میں نے خود بچے کو ڈوبتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک پولیس افسر کو یاد آیا کہ ۱۹۵۷ء میں جب کہ جارج صرف دس برس کا تھا اس نے چار سالہ بچی کی ہلاکت کے متعلق بھی اسی قسم کی شہادت دی تھی۔ پولیس کو شبہ ہو گیا چنانچہ جب جارج سے دریافت کیا گیا کہیں ان بچوں کی ہلاکت میں اس کا ہاتھ تو نہیں تو اس نے اقبال جرم کر لیا۔

پولیس کے سوال کے جواب میں جارج نے بتایا کہ میں نے دونوں کو (مختلف موقعوں پر) دریائے ہڈسن میں دھکیل کر ہلاک کر دیا تھا۔

جارج نے بتایا لوئیس مجھے یہ کہہ کر اپنے ساتھ لے گیا تھا کہ اگر میں اس کے ساتھ کھیلوں تو وہ مجھے دس سینٹ (قریباً دس آنے) دے گا۔ بعد میں اس نے مجھے پیسے دینے سے انکار کر دیا تو میں نے اسے دریا میں دھکیل کر ہلاک کر دیا۔

جارج نے اپنے جرائم کا اعتراف بڑے پرسکون لہجہ میں کیا۔ بلکہ وہ اس بات میں مسرت محسوس کر رہا تھا کہ پولیس اخباری نمائندے اور فوٹوگرافر اسے اتنی اہمیت دے رہے ہیں اور اس کی باتیں اتنے غور سے سن رہے ہیں

ایٹمی تیل بردار جہازوں کی تیاری

واشنگٹن ۶ مارچ۔ امریکی ایٹمی توانائی کمیشن اور محکمہ جہاز رانی نے ایک مشترکہ اعلان میں بتایا ہے کہ ایک زیر تعمیر تیل بردار جہاز کو ایٹمی طاقت سے چلانے کے منصوبے پر غور کرنے کے لئے ٹھیکے دے دیئے گئے ہیں۔

اس جہاز کو ایٹمی جہاز میں منتقل کرنے کے لئے جہاز کا ڈیزائن جان جی شارپ کمپنی بنائے گی اور جنرل الیکٹرک کمپنی اس کے لئے ری ایکٹر خاکہ تیار کرے گی۔ دونوں کمپنیاں مل جل کر اس جہاز کی لاگت کے تخمینے بھی تیار کریں گی یہ ابتدائی تخمینے تین ماہ تک مکمل ہو جائیں گے جہاز کا وزن ۲۲ ہزار ۵ سو ٹن ہے۔

چرچل روبہ صحت ہیں

لندن ۶ مارچ۔ سر انتھونی چرچل سیکرٹری نے لندن پہنچ کر بتایا کہ سابق وزیر اعظم چرچل اب صحت مند ہیں۔ اور چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔

تین امریکی روس میں

ماسکو ۶ مارچ۔ دو امریکی پروفیسر اور ایک صحافی بذریعہ طیارہ ماسکو پہنچ گئے وہ روسی حکومت کی دعوت پر روس کے انتخابات دیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں

جمیلہ کا معاملہ انسانی حقوق کی کمیٹی میں

اقوام متحدہ ۶ مارچ اقوام متحدہ کی جانب سے عرب لیگ کو اطلاع دی گئی ہے کہ الجزائر کی قوم پرور خاتون جمیلہ کا معاملہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی کے پاس بھیج دیا گیا ہے یاد رہے جمیلہ کو دہشت پسندانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں سزائے موت دی گئی تھی۔ اور عالمی احتجاج کے باوجود عنقریب اسے تختہ دار پر لٹکانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی کمیٹی کا اجلاس ۱۰ مارچ کو شروع ہوگا

انڈونیشیا کی متوازی حکومت کی سرگرمیاں

سنگاپور ۶ مارچ معلوم ہوا ہے کہ وسطی سماٹرا کی باغی حکومت اپنے افسروں کو مسلح دخانی کشتیوں کے ذریعے سنگاپور سے اپنے دار الحکومت پاڈانگ پہنچا رہی ہے۔ باغی حکومت کے قریبی حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ افسروں کی سمگلنگ کا یہ کام بہت کامیاب ثابت ہوا ہے اور ابھی تک کوئی شخص نہیں پکڑا جا سکا۔

ٹرومین کا بیان

اوکلاہوما ۶ مارچ۔ امریکہ کے سابق صدر اور ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما مسٹر ٹرومین نے کہا ہے کہ روس نے چوٹی کی کانفرنس کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے مجھے اس پر اعتماد نہیں۔ آپ نے کہا ہم روسی عوام پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ روسی رہنماؤں پر نہیں۔

ملایا کا امداد باہمی وفد پاکستان آئیگا

کوالالمپور ۶ مارچ ملایا کی کوآپریٹو یونین پانچ افراد پر مشتمل ایک ٹیم دو ماہی دورہ پر ہندوستان پاکستان اور لنکا بھیجنے والی ہے۔ یونین کے صدر مسٹر سرمتیح نے کہا ہے کہ یہ دورہ اسی سال ماہ جولائی کی کسی تاریخ سے شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی انجمن امداد باہمی نے ملایا کے لئے چار وظیفوں کی پیشکش کی ہے۔

آتشزدگی میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۲۳ تک پہنچ گئی

ہلاک شدگان کی یاد میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں ایک منٹ کی خاموشی

کراچی ۷ مارچ۔ کل بوہری بازار کی آتشزدہ عمارتوں کے ملبہ میں سے بیس کے قریب آگ میں جھلسی ہوئی لاشیں برآمد ہوئیں۔ اس طرح کل رات کی آگ میں جلنے والوں کی تعداد ۲۳ تک پہنچ گئی۔ جن میں ایک آگ بجھانے والا بھی شامل ہے۔ زخمیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ہسپتالوں میں مزید افراد داخل کئے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک زخمیوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ زخمیوں میں آٹھ آگ بجھانے والے بھی شامل ہیں جن میں چار کی حالت نازک ہے۔

آگ سے متاثرہ ایک میل مربع علاقہ میں ابھی پولیس اور فوج متعین ہے اور اس راستہ کی آمدورفت دوسرے راستوں پر منتقل کی جا رہی ہے۔ کل دوپہر تک ایک درجن کے قریب فائر انجن سلگتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرتے رہے۔ کیونکہ رات بھر دھواں نکلتا رہا تھا۔ اگرچہ عمارتوں کے نقصان کا سرکاری اندازہ نہیں معلوم ہو سکا۔ لیکن خیال ہے کہ تین فلک بوس عمارتیں پیوند زمین ہو گئی ہیں کل بھی آس پاس کے علاقوں میں کاروبار بند رہا۔

کل قومی اسمبلی میں وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون کی تحریک پر آگ سے ہلاک ہونے والوں کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

آگ سے تباہ ہونے والی عمارتوں میں ایک برٹش کلوتھنگ اسٹور، کیش اسٹور اور حبیب بینک کی عمارتیں شامل ہیں۔

الفنسٹن اسٹریٹ۔ سولجر اسٹریٹ اور صدر کے علاقہ میں کل بھی کاروبار بند رہا۔ وہاں کسی شخص کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔

ناظم آباد کا حادثہ قطعہ اراضی اور پانی پر شروع ہوا تھا

وزیر داخلہ کا بیان۔ نظم و ضبط برقرار رکھنے کیلئے کراچی کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جائیگا

کراچی ۷ مارچ۔ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون نے کل قومی اسمبلی میں انکشاف کیا کہ کراچی میں ایک نیا انتظامی ڈھانچہ قائم کرنے کے لئے ایک منصوبہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ تاکہ امن و قانون کی بگڑی ہوئی حالت کو سنبھالا جا سکے۔

وزیر اعظم نے اشارتاً بتایا کہ اس منصوبہ کے تحت وفاقی دارالحکومت کو متعدد علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جن میں ایک ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے۔

ملک نون نے یہ بات ناظم آباد کے فسادات کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ نئے منصوبہ کی رو سے جو ابھی زیر غور ہے چھوٹے ہنگاموں، بڑے فسادات اور توڑ پھوڑ کی سرگرمیوں سے علیحدہ علیحدہ شعبے نمٹیں گے۔

اس سے قبل وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے ناظم آباد کے حادثہ کے بارے میں ایک بیان دیا انہوں نے کہا کہ وہاں پٹھانوں اور مہاجروں کے دو گروہوں کے درمیان عرصہ سے جھگڑا چلا آ رہا ہے۔ منگل کے دن زمین کے ایک قطعہ (۳)

(۳) اور پانی کے نل پر جھگڑا ہو گیا جس کی وجہ سے چار افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں سے دو موقعہ پر ہی ہلاک ہوئے اور دو ہسپتال میں جا کر اس کے علاوہ ۵۲ افراد زخمی ہوئے۔ املاک کے نقصان کا اندازہ پندرہ سے بیس ہزار روپے تک ہے۔ انہوں نے کہا کہ جھگڑا صبح دس بجے شروع ہوا اور پولیس پندرہ منٹ کے اندر وہاں پہنچ گئی تھی۔

امن و قانون کا احترام

کل وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں بوہری بازار کی آتشزدگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آگ لگنے کے ہنگامہ میں پولیس کے ایک سپاہی کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ اور آگ بجھانے والوں کی راہ میں بڑی روکاوٹیں ڈالی گئیں۔ کراچی میں امن و قانون کا اس طرح احترام کیا جاتا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

لیکن آپ نے اپنے پورے یقین کے لئے یہ شرط لگائی کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفہیم نہ ہوگی کہ میں ہی مصلح موعود ہوں میں اس کا دعویٰ نہیں کروں گا۔ آپ کا انکار اسی یقینی ثبوت کے انتظار میں تھا۔ اگرچہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے آپ خود بھی ان نشانات کو محسوس کر رہے تھے، اور ان نشانات کے اشاروں کو سمجھتے تھے لیکن آپ نے اس وقت تک انتظار کیا۔ جب تک آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ نہ ملا۔

ایک حق پرست کے لئے تو یہ بات ازدیاد ایمان کا باعث ہے لیکن نکتہ چین اس کو نظر انداز کر کے اپنی منفی راگنی گاتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴